

مسئلہ تقلید

از افادات: متکلم اسلام مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ

ابتدائیہ:

- 1: شریعت کے دو اجزاء ہیں: (1) عقائد (2) مسائل
- عقائد میں بنیادی عقیدہ ”توحید“ ہے جبکہ مسائل میں بنیادی مسئلہ ”تقلید“ ہے۔
- 2: سورۃ الفاتحہ ام الکتب یعنی قرآن مجید کا خلاصہ ہے۔ اس میں بنیادی دو مسئلے ہیں، آدمی میں توحید اور آدمی میں تقلید۔
- مسئلہ تقلید کو سمجھنے کیلئے چار چیزوں کا سمجھنا ضروری ہے:

نمبر 1: تعریف تقلید

نمبر 2: دلائل تقلید

نمبر 3: تقلید پر ہونے والے شبہات کے جوابات

نمبر 4: ترک تقلید کے نقصانات

فائدہ: تقلید کی اہمیت

- 1: اہمیت نمبر 1: تمام اختلافی مسائل کی بنیاد تقلید اور ترک تقلید ہے۔ اگر یہ حل ہو جائیں تو تمام مسائل حل ہوتے چلے جاتے ہیں۔
- 2: اہمیت نمبر 2: اگر تقلید (بڑوں پر اعتماد) والا مزاج بن جائے تو امت میں اتحاد ہو سکتا ہے۔
- 3: اہمیت نمبر 3: اس دور میں منکرین تقلید نے تقلید کو عقیدہ کی حیثیت دی ہے، مقلدین پر کفر و شرک کے فتوے لگائے ہیں۔ لہذا ہمیں اس مسئلہ میں تیاری عقیدے کی حیثیت سے کرنی چاہیے۔
- واقعہ شیخوپورہ: ایک بچہ جس نے اپنی ممانی غیر مقلدن سے مناظرہ کیا کہ تقلید ایمان ہے یا شرک؟ اگر ایمان ہے تو تمہارا نظریہ ختم، اگر شرک ہے تو میرے ماموں سے نکاح ختم، کیونکہ وہ مقلد ہے۔
- ان تین اہمیتوں کی وجہ سے سب سے پہلے مسئلہ تقلید کو ذکر کرنا چاہیے۔

نمبر 1: تعریف تقلید

تقلید کا لغوی معنی:

- 1: القلادة التي في العنق... ومنه التقليد في الدين. (مختار الصحاح لمحمد بن ابی بکر الرازی ص 560)
- 2: التقليد لغة جعل القلادة في العنق. (كشاف اصطلاحات الفنون ج 2 ص 1178)

فائدہ:

قلادہ کا معنی ”پٹہ“ بھی ہے اور ”ہار“ بھی۔

1: قلادہ بمعنی ”پٹہ“

قَالَتْ عَمْرَةَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا... أَنَا فَتَلْتُ قَلَادَةَ هَدَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيَّ ثُمَّ قَلَدَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَدَائِهِ. (صحیح البخاری ج 1 ص 230 باب من قلد القلائد بیدہ)

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ أَقْتُلُ قَلَائِدَ الْغَنَمِ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَدِيث. (صحیح البخاری: ج 1 ص 230 باب تقلید الغنم)
2: قلاده بمعنی ”ہار“

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ هَلَكْتُ قَلَادَةً لِأَسْمَاءَ فَبَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي طَلَبِهَا رَجَالًا فَخَصَرَتْ الصَّلَاةَ
وَلَيْسُوا عَلَى وُضُوءٍ وَلَمْ يَجِدُوا مَاءً فَصَلُّوا وَهُمْ عَلَى غَيْرِ وُضُوءٍ فَذَكَرُوا ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ آيَةَ التَّيْبِئِمِ زَادَ
ابْنُ مُبَرِّزٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ اسْتَعَارَتْ مِنْ أَسْمَاءَ. (صحیح البخاری: ج 2 ص 874 باب استعارة القلائد)

ان میں سے پہلی دو روایتوں میں قلاده ”پٹہ“ کے معنی میں اور آخری روایت میں ”ہار“ کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔ لہذا اس کا معنی
صرف پٹہ کرنا بد دینتی ہے۔ اب ”قلاده“ اگر جانور کے گلے میں ہو تو ”پٹہ“ اور اگر انسان کے گلے میں ہو تو ”ہار“ کہلاتا ہے۔ اب جانور جانوروں
والا معنی کرتے ہیں اور انسان انسانوں والا۔ ع پسند اپنی اپنی نظر اپنی اپنی

فائدہ نمبر 1:

اگر تقلید کا معنی ”پٹہ“ ہی لیا جائے تو لفظ تقلید باب تفعیل سے ہے جو کہ متعدی ہے، جس کا معنی ہے ”پٹہ ڈالنا“ اور پٹہ آدمی ہمیشہ
دوسرے کے گلے میں ڈالتا ہے، اپنے گلے میں کبھی نہیں ڈالتا۔ تو ہم مقلد غیر مقلدین کے گلے میں پٹہ ڈالنے والے ہیں اور ہار بندہ کبھی دوسرے
کے گلے میں ڈالتا ہے اور کبھی اپنے گلے میں۔

عرف عام میں انسان کے اوصاف کو بیان کرنے کیلئے کسی جانور سے تشبیہ دی جاتی ہے؛ بہادر کو شیر، تیز کو چیتا، سست کو گینڈا، سست رفتار
کو کچھوا، تیز رفتار اور اچھلنے والے کو خرگوش، چالاک کو لومڑی، بزدل کو گیدڑ اور بے وقوف کو گدھا کہتے ہیں۔ غیر مقلدین بے وقوف یعنی گدھے
ہیں۔

وجہ تشبیہ: قرآن کریم میں ہے:

الَّذِينَ هُمْ فِي صَلَاتِهِمْ خَاشِعُونَ (المؤمنون: 2)

اس کی تفسیر میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: محبتون متواضعون لایلتفتون یمیناً ولا شمالاً ولا یرفعون
ایدیہم فی الصلوٰۃ (تفسیر ابن عباس: ص 212)

یعنی نماز میں رفع یدین کرنا خشوع کے خلاف ہے اور دوسری آیت میں ہے:

وَإِنَّهَا لَكَبِيرَةٌ إِلَّا عَلَى الْخَاشِعِينَ (البقرہ: 45)

نماز خاشعین کے علاوہ دوسرے لوگوں پر بھاری ہے۔

(1): گدھے کی ٹانگیں ٹھیک ہوتی ہیں، جب پیٹھ پر وزن آئے تو ٹانگیں چوڑی ہو جاتی ہیں اور کھل جاتی ہیں۔ غیر مقلدین کی ٹانگیں ٹھیک ہوتی
ہیں لیکن جب رفع الیدین والی نماز کا بوجھ آتا ہے تو ٹانگیں کھل جاتی ہیں۔

(2): گدھے کی پشت پر پانچ من گندم لادو تو وہ اٹھالے گا لیکن اگر سر پر ایک چھوٹا سا کپڑا رکھ دو تو فوراً سر جھٹک کر گر ادے گا۔ غیر مقلد
چار پانچ کپڑے جسم پر اٹھالے گا مگر سر پر ایک چھوٹی سی ٹوپی بھی نہ رکھے گا۔

فائدہ نمبر 2:

غیر مقلد ”قلاده“ کے ایک معنی پر زور دیتا ہے، دوسرا معنی جہالت کی وجہ سے جانتا نہیں یا ضد کی وجہ سے مانتا نہیں۔ بالکل اسی طرح منکر
حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی موت کے ایک ہی معنی ”خروج روح“ پر زور دیتا ہے دوسرا معنی ”جس روح“ والا جہالت کی وجہ سے جانتا نہیں یا

ضد کی وجہ سے ماننا نہیں اور مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ دونوں معنی جانتے بھی ہیں اور مانتے بھی ہیں۔ موت کا معنی قبض ہے جیسا کہ حدیث میں ہے: **إِنَّ اللَّهَ قَبَضَ أَرْوَاحَكُمْ حِينَ شَاءَ** (صحیح البخاری: رقم الحدیث 595) اور قبض کی دو صورتیں ہیں؛ (1) جس اور (2) خروج، نبی کے لیے ”جس روح“ اور امتی کے لیے ”خروج روح“۔

تقلید کا اصطلاحی معنی:

1: التقليد اتباع الانسان غيره فيما يقول او يفعل معتقدا للحقية من غير نظر الى الدليل كأن هذا المتبع جعل قول الغير او فعله قلادة في عنقه من غير مطالبة دليل.

(كشف اصطلاحات الفنون ج 2 ص 1178، التعاريف للمناوي ص 199)

2: حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی نور اللہ مرقدہ فرماتے ہیں:

تقلید کہتے ہیں کسی کا قول محض اس حسن ظن پر مان لینا کہ یہ دلیل کے موافق بتلا دے گا اور اس سے دلیل کی تحقیق نہ کرنا۔

(الاتقصاد از حضرت تھانوی رحمہ اللہ ص 10)

3: متکلم اسلام حضرت مولانا محمد الیاس گھسن حفظہ اللہ تقلید کا معنی یہ بیان فرماتے ہیں:

مسائل اجتہادیہ میں غیر مجتہد کا ایسے مجتہد کے مفتی بہ مسائل کو بلا مطالبہ دلیل مان لینا جس کا مجتہد ہونا دلیل شرعی سے ثابت ہو اور اس کا مذہب اصولاً و فرعاً مدون ہو کر مقلد کے پاس تو اتر کے ساتھ پہنچا ہو۔

فوائد قیود:

نمبر 1: مسائل شرعیہ دو قسم کے ہیں:

(1): واضح، (2): غیر واضح (اجتہادی)

غیر واضح کی کئی اقسام ہیں:

قسم نمبر 1: غیر منصوصہ

مثال نمبر 1: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّبِعُوا حُكْمَ وَالْمَيْسِرِ وَالْأَنْصَابِ وَالْأَزْلَامِ رَجْسٌ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ. (المائدہ: 90)

یہاں شراب منصوص ہے اور بھنگ غیر منصوص۔

مثال نمبر 2: مکھی کھانے میں گر جائے تو کیا کریں؟ یہ حدیث میں ہے:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِي إِنَاءٍ أَحَدِكُمْ فَلْيَغْسِسْهُ كُلَّهُ ثُمَّ لِيَطْرَحْهُ فَإِنَّ فِي أَحَدٍ جَنَاحَيْهِ شِفَاءٌ وَفِي الْآخَرِ دَاءٌ.

(صحیح البخاری: کتاب الطب باب إذا وقع الذباب في الإناء ج 2 ص 860)

لیکن اگر مچھر وغیرہ گر جائے تو اس کا حکم مذکور نہیں، لہذا مچھر کا حکم یہاں غیر منصوص ہے۔

قسم نمبر 2: منصوصہ متعارضہ

مثال نمبر 1: بیوہ کی عدت

1: وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا (البقرة: 234)

2: وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا وَصِيَّةً لِأَزْوَاجِهِمْ مَتَاعًا إِلَى الْحَوْلِ غَيْرِ إِخْرَاجٍ (البقرة: 240)

مثال نمبر 2: مسئلہ آمین

1: عن وائل بن حجر قال: سمعت النبي صلى الله عليه وسلم قرأ (غير المغضوب عليهم ولا الضالين) فقال آمين ومد بها صوته. (جامع الترمذی: ج 1 ص 57 باب ماجاء في التامين)

2: عن علقمة بن وائل عن أبيه أن النبي صلى الله عليه وسلم قرأ (غير المغضوب عليهم ولا الضالين) فقال آمين وخفض بها صوته. (جامع الترمذی: ج 1 ص 58 باب ماجاء في التامين)

قسم نمبر 3: مسائل منصوصه مجملہ

مثال نمبر 1:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ الْآيَةِ. (المائدة: 6)

مثال نمبر 2:

عن ابن مسعود: أن النبي صلى الله عليه وسلم قال إذا ركع أحدكم فقال في ركوعه سبحان ربّي العظيم ثلاث مرات فقد تم ركوعه وذلك أدناه وإذا سجد فقال في سجوده سبحان ربّي الأعلى ثلاث مرات فقد تم سجوده وذلك أدناه.

(جامع الترمذی: ج 1 ص 60 باب ماجاء في التسبيح في الركوع والسجود)

قسم نمبر 4: مسائل منصوصه محتمة المعاني

مثال نمبر 1: معنی قروء

وَالْمُطَلَّقَاتُ يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ ثَلَاثَةَ قُرُوءٍ. (البقرة: 228)

مثال نمبر 2:

عن ابن عباس قال كان الطلاق على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم وأبي بكر وسنتين من خلافة عمر طلاق الثلاث واحدة فقال عمر بن الخطاب إن الناس قد استعجلوا في أمر قد كانت لهم فيه أناة فلو أمضيناه عليهم فأمضاه عليهم.

(صحیح مسلم ج 1 ص 477 باب طلاق الثلاث)

قال النووي: فالأصح أن معناه أنه كان في أول الأمر إذا قال لها أنت طالق أنت طالق أنت طالق ولم ينو تأكيدها ولا

استثناً فأحكم بوقوع طلاق لقلّة ارادتهم الاستثناف بذلك فحمل على الغالب الذي هو ارادة التأكيد. (شرح النووي: ج 1 ص 478)

قسم نمبر 5: مسائل منصوصه غير متعينة الاحكام

یعنی مسئلہ نص میں ہو مگر اس کا حکم (فرض، واجب وغیرہ) نص میں نہ ہو، مجتہد حکم بیان کرتا ہے اور مقلد اس حکم میں تقلید کرتا ہے۔

مثال نمبر 1:

(1) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ. (سورة المائدة: 6)

(2) وَإِذَا حَلَلْتُمْ فَاصْطَادُوا. (سورة المائدة: 2)

مثال نمبر 2:

(1) إِذَا جَعَلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَإِذَا كَثُرَ فَكَبِّرُوا..... وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ.

(صحیح البخاری: ج 1: ص 101 باب إيجاب التثنية وافتتاح الصلاة)

(2) سَوُّوا صُفُوفَكُمْ. (صحیح البخاری: ج 1 ص 100 باب اقامة الصف من تمام الصلاة)

تو تقلید ان پانچ قسم کے مسائل اجتہادیہ میں ہوگی۔

نمبر 2: تقلید غیر مجتہد کرتا ہے، مجتہد پر کسی کی تقلید واجب نہیں۔ جس طرح نبی پر کسی کا کلمہ پڑھنا فرض نہیں ہوتا کیونکہ وہ خود نبی ہوتا ہے۔

نمبر 3: تقلید ایسے مجتہد کی ہوگی جس کا مجتہد ہونا دلیل شرعی (قرآن، حدیث، اجماع) سے ثابت ہو۔

قرآن: جیسے حضرت داؤد اور حضرت سلیمان علیہما السلام کا مجتہد ہونا۔

وَدَاوُدَ وَسُلَيْمَانَ إِذْ يَحْكُمَانِ فِي الْحَرْثِ إِذْ نَفَسَتْ فِيهِ غَنَمُ الْقَوْمِ وَكُنَّا لِحُكْمِهِمْ شَاهِدِينَ. فَفَهَّمْنَاهَا سُلَيْمَانَ وَكُلًّا آتَيْنَا حُكْمًا وَعِلْمًا. (الانبیاء: 78، 79)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا بدر کے موقع پر اجتہاد کی رائے دینا۔

مَا كَانَ لِنَبِيِّ أَنْ يَكُونَ لَهُ أُسْرَى حَتَّى يُثَخِّنَ فِي الْأَرْضِ تُرِيدُونَ عَرَضَ الدُّنْيَا وَاللَّهُ يُرِيدُ الْآخِرَةَ وَاللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ. (الانفال: 67)

قال عمر: وافقت ربي في ثلاث في مقام إبراهيم وفي الحجاب وفي أسارى بدر. (صحیح مسلم: باب من فضائل عمر رضی اللہ عنہ)

عن أنس بن مالك قال قال عمر بن الخطاب رضي الله عنه: وافقت ربي في ثلاث قلت يا رسول الله هذا مقام إبراهيم لو اتخذناه مصلى فأنزل الله تعالى ﴿وَاتَّخِذُوا مِنْ مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى﴾ وقلت يا رسول الله لو حجبت نساءك فإنه يدخل عليك البر والفاجر فأنزل الله آية الحجاب ﴿وَإِذَا سَأَلْتُمُوهُنَّ مَتَاعًا فَاسْأَلُوهُنَّ مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ﴾ وقلت في أسارى بدر اضرب أعناقهم فاستشار أصحابه فأشاروا عليه بأخذ الفداء فأنزل الله ﴿مَا كَانَ لِنَبِيِّ أَنْ يَكُونَ لَهُ أُسْرَى حَتَّى يُثَخِّنَ فِي الْأَرْضِ﴾ الآية.

(المعجم الصغير للطبرانی: ج 2 ص 110)

حدیث: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کا مجتہد ہونا، چنانچہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن بھیجا تو فرمایا:

كَيْفَ تَقْضِي إِذَا عَرَضَ لَكَ قِضَاءٌ قَالَ أَقْضِي بِكِتَابِ اللَّهِ. قَالَ فَإِنْ لَمْ تَجِدْ فِي كِتَابِ اللَّهِ قَالَ فَيَسْتَنْتِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَإِنْ لَمْ تَجِدْ فِي سُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَجْتَهِدُ بِرَأْيِي وَلَا أَلُو. فَصَرَّبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدْرَهُ وَقَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي وَفَّقَ رَسُولَ رَسُولِ اللَّهِ لِيَهَيَّا رَسُولَ اللَّهِ. (سنن ابی داؤد: باب اجتہاد الراي فی القضاء)

اجماع: ائمہ اربعہ کا مجتہد ہونا۔

نمبر 4: تقلید مفتی بھامسائل و اقوال میں ہوگی، غیر مفتی بھامسائل کا احترام ضروری مگر تقلید مفتی بھامسائل ہی میں ہوگی۔ جس طرح ضعیف احادیث کا احترام ضروری مگر ضعیف کے مقابلے میں عمل صحیح پر، منسوخ احادیث کا احترام ضروری مگر عمل ناسخ پر۔

نمبر 5: بلا مطالبہ دلیل تسلیم کرنا۔ تقلید نام ہے بادل بات کو بلا مطالبہ دلیل مان لینا۔ یعنی مجتہد کے پاس دلیل موجود ہوتی ہے لیکن مقلد دلیل کا مطالبہ نہیں کرتا۔

نمبر 6: تقلید ایسے مجتہد کی ہوگی جس کا مذہب اصولاً و فروعاً مدون ہو، صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین میں بہت سارے حضرات مجتہد تھے مگر ان کا مذہب مدون نہ ہونے کی وجہ سے ان کی تقلید نہیں کی جاتی۔

نمبر 7: مجتہد کا مذہب تو اتر کے ساتھ مقلد کے پاس پہنچا ہوا اور تو اتر میں سند کی ضرورت نہیں ہوتی۔

1: قال الحافظ ابن حجر: والمتواتر لا يبحث عن رجاله، بل يجب العمل به من غير بحث. (شرح نخبه الفكر: ص 29)

2: قال السيوطي: المتواتر فإنه صحيح قطعاً ولا يشترط فيه مجموع هذه الشروط. (تدريب الراوي: ص 34)

3: قال محمد بن ابراهيم الشهير بأبن الحنبلي الحنفى: ومن شأنه ان لا يشترط عدالة رجاله بخلاف غيره. (تقوى الاثر: ص 46)

فقہ کو بھی تو اتر کا درجہ حاصل ہے، لہذا اس کی سند کا مطالبہ کرنا اصول سے جہالت کی دلیل ہے کیونکہ تو اتر کے بعد سند کا مطالبہ نہیں کیا جاتا۔

نمبر ۲: دلائل تقلید

تقلید مطلق کے دلائل

آیات قرآنیہ:

آیت نمبر 1:

اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ. صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ. (سورة الفاتحة)

کہ اے اللہ! ہمیں سیدھے راستے پر چلا۔

☆ صراط مستقیم کی تفسیر ”صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ“ سے کی ہے نہ کہ ”صراط القرآن والحديث“ سے، ”صراط اهل العلم والعمل“ سے کی ہے نہ کہ ”صراط العلم“ سے اور یہی تقلید ہے۔

☆ ”صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ“ میں چار شخصیات ہیں کما قال تعالیٰ: ﴿وَمَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَالرَّسُولَ فَأُولَٰئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ﴾ (سورة النساء: 69)

آیت نمبر 2:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولَى الْأَمْرِ مِنْكُمْ الْآيَةَ (سورة النساء: 59)

اولی الامر سے مراد ”فقہاء“ ہیں۔

1: روى عن جابر بن عبد الله و ابن عباس رواية، والحسن وعطاء و مجاهد انهم اولو الفقه والعلم.

(احكام القرآن للجصاص ج 2 ص 298)

2: عن معاوية بن صالح، عن علي بن أبي طلحة، عن ابن عباس قوله: وَأُولَى الْأَمْرِ مِنْكُمْ يعنى: اهل الفقه والدين

(تفسير ابن ابى حاتم ج 3 ص 69)

فائدہ: قال الحاكم: تفسير الصحابي الذي شهد الوحي والتنزيل عند الشيخين حديث مسند. (متدرک الحاکم: ج 2 ص 383)

اعتراض: آیت کا یہ حصہ ﴿فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ﴾ تقلید کی تردید کرتا ہے۔

جواب:

امام ابو بکر جصاص رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

وقوله تعالى عقيب ذلك ﴿فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ﴾ يدل على ان اولى الامر هم الفقهاء لانه امر

سائر الناس بطاعتهم ثم قال: ﴿فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ﴾ فامر اولى الامر برد المتنازع فيه الى كتاب الله وسنة نبيه اذا كانت العامة

ومن ليس من اهل العلم ليست هذه منزلتهم لانهم لا يعرفون كيفية الرد الى كتاب الله والسنة ووجوه دلائلها على احكام

الحوادث فثبت انه خطاب للعلماء

(احكام القرآن للجصاص ج 2 ص 299)

مشہور غیر مقلد عالم نواب صدیق حسن خان لکھتے ہیں:

والظاهر انه خطاب مستقل موجه للمجتهدين. (تفسير فتح البیان ج 2 ص 308 بحوالہ تقلید کی شرعی حیثیت ص 18)

آیت نمبر 3:

وَإِذَا جَاءَهُمْ أَمْرٌ مِنَ الْأَمْنِ أَوْ الْخَوْفِ أَدَّعَوْا بِهٖ وَأَوَّلُوا رُدُّوهُ إِلَى الرَّسُولِ وَإِلَى أُولَى الْأَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلَّهُ الَّذِينَ يَسْتَنْبِطُونَهُ مِنْهُمْ. (سورة النساء: 83)

امام ابو بکر جصاص رحمۃ اللہ علیہ اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

أن العامی علیہ تقلید العلماء فی أحكام الحوادث (احکام القرآن للجصاص ج 2 ص 305)

مشہور غیر مقلد عالم نواب صدیق حسن خان لکھتے ہیں:

فی الآیة اشارة الى جواز القیاس (فتح البیان ج 2 ص 330)

سوال: یہ آیت جنگ کے بارے میں ہے۔

جواب: العبرة لعموم اللفظ لخصوص السبب. (كشف الاسرار: باب حکم الاجتماع 3 / 376، تفسیر القرطبی: سورة الاعراف، الآیة 31)

کہ الفاظ کے عموم کا اعتبار ہو گا نہ کہ سبب نزول کے خاص واقعہ کا۔

آیت نمبر 4:

فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِنْهُمْ طَائِفَةٌ لِيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ وَلِيُنذِرُوا قَوْمَهُمْ إِذَا رَجَعُوا إِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُونَ. (التوبہ: 122)

امام ابو بکر جصاص رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

فَأَوْجَبَ الْحَذَرَ بِإِنذارِهِمْ وَالزَّمَ الْمُنذِرِينَ قُبُولَ قَوْلِهِمْ. (احکام القرآن للجصاص ج 2 ص 304)

آیت نمبر 5:

فَسْئَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ (النحل: 43)

علامہ آلوسی اس آیت کے تحت لکھتے ہیں:

واستدل بها أيضاً على وجوب الرجعة للعلماء فيما لا يعلم وفي الإكليل للجلال السيوطي أنه استدل بها على جواز

تقلید العامی فی الفروع (روح المعانی ج 8 ص 148)

احادیث مبارکہ:

حدیث نمبر 1:

عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا حَكَمَ الْحَاكِمُ فَاجْتَهَدَ ثُمَّ أَصَابَ فَلَهُ أَجْرَانِ وَإِذَا حَكَمَ فَاجْتَهَدَ ثُمَّ أخطأَ فَلَهُ أَجْرٌ. (صحیح البخاری: ج 2 ص 1092 باب أجر الحاكم إذا اجتهد فأصاب أو أخطأ)

حدیث نمبر 2:

حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي عَوْنٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ أَبِي الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ أَنَابِيسٍ مِنْ أَهْلِ حِمَاصٍ مِنْ أَصْحَابِ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - لَهَا أَرَادَ أَنْ يَبْعَثَ مُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ قَالَ كَيْفَ تَقْضِي إِذَا عَرَضَ لَكَ قَضَاءٌ قَالَ أَقْضِي بِكِتَابِ اللَّهِ. قَالَ فَإِنْ لَمْ تَجِدْ فِي كِتَابِ اللَّهِ قَالَ فَيَسُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَإِنْ لَمْ تَجِدْ فِي سُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا فِي كِتَابِ اللَّهِ قَالَ أَجْتَهْدُ بِرَأْيِي وَلَا أَلُو. فَضَرَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدْرَهُ وَقَالَ مُحَمَّدٌ لِلَّهِ الَّذِي وَفَّقَ رَسُولَ رَسُولِ اللَّهِ لَهَا يُضِي رَسُولُ اللَّهِ. (سنن ابی داؤد ج 2 ص 149 باب اجتهد الراي في القضاء)

تصحیح الحدیث:

- 1: قال ابن عبد البر: وحديث معاذ صحيح مشهور (جامع بيان العلم: ج 2 ص 94)
- 2: قال ابن تيمية: بإسناد جيد. (مقدمة في التفسير لابن تيمية: ص 93)
- 3: قال ابن القيم: وهذا إسناد متصل ورجالہ معروفون بالثقة (اعلام الموقعين: ج 1 ص 202)

فوائد حدیث:

- نمبر 1: حضرت معاذ بن جبل کو یمن بھیجا، معلوم ہوا کہ ہر بندہ قرآن و حدیث خود نہیں سمجھ سکتا۔
- نمبر 2: ”فان لم تجد“ اور ”فان لم یکن“ میں فرق۔
- نمبر 3: اس میں پرویزیت اور غیر مقلدیت کی تردید ہے۔
- نمبر 4: اس حدیث میں اجتہاد کے جواز کی دلیل ہے۔
- نمبر 5: ”فضر رسول الله صلى الله عليه وسلم صدره“ آپ نے بغیر کسی واسطہ سینے پر ہاتھ مارا اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی چادر پر ہاتھ لگایا جیسا کہ روایت میں ہے:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَسْمَعُ مِنْكَ حَدِيثًا كَثِيرًا أَنْسَاهُ قَالَ ابْسُطْ رِدَائِكَ فَبَسَطْتُهُ قَالَ فَغَرَفَ بِيَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ ضُمَّهُ فَضَمَّتُهُ فَمَا نَسِيتُ شَيْئًا بَعْدَهُ. (صحیح البخاری: باب حفظ العلم)

اور ان دونوں میں فرق واضح ہے۔

نمبر 6: اجتہاد پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کا شکر ادا فرمایا۔

حدیث نمبر 3:

قَالَ الْعُرْبَاؤُ صَلَّى بِنَا رَسُولِ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- ذَاتَ يَوْمٍ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا فَوَعظَنَا مَوْعِظَةً بَلِيغَةً ذَرَفَتْ مِنْهَا الْعُيُونُ وَوَجَلَّتْ مِنْهَا الْقُلُوبُ فَقَالَ قَائِلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَلَّنَ هَذِهِ مَوْعِظَةٌ مُودِّعٌ فَمَاذَا تَعْهَدُ إِلَيْنَا فَقَالَ «أُوصِيكُمْ بِتَقْوَى اللَّهِ وَالسَّجْعِ وَالطَّاعَةِ وَإِنْ عَبْدًا حَبَشِيًّا فَإِنَّهُ مَنْ يَعِشْ مِنْكُمْ بَعْدِي فَسَيَرَى اخْتِلَافًا كَثِيرًا فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الْمَهْدِيِّينَ الرَّاشِدِينَ تَمَسَّكُوا بِهَا وَعُصُوا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِدِ وَإِيَّاكُمْ وَفُحْدَاتِ الْأُمُورِ فَإِنَّ كُلَّ مُحَدَّثَةٍ بَدْعَةٌ وَكُلُّ بَدْعَةٍ ضَلَالَةٌ».

(سنن ابی داؤد: کتاب السنۃ - باب فی لزوم السنۃ)

تحقیق السند:

- 1: قال الترمذی: هذا حدیث صحیح (جامع الترمذی: باب ما جاء فی الاخذ بالسنۃ واجتناب البدع)
- 2: قال الحاكم: هذا حدیث صحیح لیس له علة (مستدرک الحاکم: ج 1 ص 177 رقم الحدیث 329)
- 3: قال الذهبی: صحیح لیس له علة (التلخیص علی المستدرک: ج 1 ص 177 رقم الحدیث 329)

چند فوائد:

- 1: خلیفہ راشد کی سنت اور اجتہاد میں فرق
- 2: بیک وقت خلیفہ راشد ایک ہوتا ہے
- 3: ”تمسکوا بہا“ فرمایا ”تمسکوا بہما“ نہیں فرمایا

حديث نمبر 4:

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَأْتِيَنَّ عَلَى أُمَّتِي مَا أُنِي عَلَى بَنِي إِسْرَائِيلَ حَذْوِ النَّعْلِ بِالنَّعْلِ حَتَّىٰ إِنْ كَانَ مِنْهُمْ مَنْ أُنِي أُمَّهُ عَلَانِيَةً لَكَانَ فِي أُمَّتِي مَنْ يَصْنَعُ ذَلِكَ وَإِنَّ بَنِي إِسْرَائِيلَ تَفَرَّقَتْ عَلَى ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِينَ مِلَّةً وَتَفَرَّقَتْ أُمَّتِي عَلَى ثَلَاثٍ وَسَبْعِينَ مِلَّةً كُلُّهُمْ فِي النَّارِ إِلَّا مِلَّةً وَاحِدَةً قَالُوا وَمَنْ هِيَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ مَا أَنَا عَلَيْهِ وَأَصْحَابِي.

(جامع الترمذی: باب ماجاء في افتراق الامية)

تحقیق السند:

1: قال الترمذی: هذا حديث حسن غريب مفسر. (جامع الترمذی: ج 5 ص 10 باب ماجاء في افتراق الامية)

2: قال الالبانی: حسن (جامع الترمذی باحکام الالبانی: تحت ج 2641)

حديث نمبر 5:

عن علي قال قلت: يا رسول الله إن نزل بنا أمر ليس فيه بيان أمر ولا نهى فما تأمرنا قال تشاورون الفقهاء والعابدين ولا تمضوا فيه رأى خاصة.

(المعجم الاوسط للطبرانی: ج 2 ص 172 رقم الحديث 1618)

تحقیق السند:

قال الطبرانی: لم يرو هذا الحديث عن الوليد بن صالح إلا نوح. (المعجم الاوسط للطبرانی: ج 2 ص 172 رقم الحديث 1618)

اما الوليد بن صالح فقد ذكره ابن حبان في الثقات (كتاب الثقات: ج 5 ص 491، ج 7 ص 551)

واما نوح بن قيس فقد وثقه يحيى بن معين (لسان الميزان: ج 7 ص 415)

ولذا قال الهيثمي بعد ان اوردته: رواه الطبرانی في الاوسط ورجاله موثقون من أهل الصحيح. (مجمع الزوائد: ج 1 ص 179)

حديث نمبر 6:

عَنْ كَثِيرِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ أَبِي الدَّرْدَاءِ فِي مَسْجِدِ دِمَشْقَ فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا أَبَا الدَّرْدَاءِ إِنِّي جِئْتُكَ مِنْ مَدِينَةِ الرَّسُولِ -صلى الله عليه وسلم- بِحَدِيثٍ بَلَّغَنِي أَنَّكَ تُحَدِّثُهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- مَا جِئْتُ بِحَاجَةٍ. قَالَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- يَقُولُ «مَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَطْلُبُ فِيهِ عِلْمًا سَلَكَ اللَّهُ بِهِ طَرِيقًا مِنْ طُرُقِ الْجَنَّةِ وَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَتَضَعُ أَجْرَ حَتَمِهَا رِضًا لِطَالِبِ الْعِلْمِ وَإِنَّ الْعَالِمَ لَيَسْتَغْفِرُ لَهُ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ وَالْحَيَاتَانِ فِي جَوْفِ الْمَاءِ وَإِنَّ فَضْلَ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ عَلَى سَائِرِ الْكَوَاكِبِ وَإِنَّ الْعُلَمَاءَ وَرَثَةُ الْأَنْبِيَاءِ وَإِنَّ الْأَنْبِيَاءَ لَمْ يُورَثُوا دِينًا وَلَا دَرَهْمًا وَرَثُوا الْعِلْمَ فَمَنْ أَخَذَهُ أَخَذَ بِحِطِّ وَافِرٍ».

(سنن ابى داود: كتاب العلم - باب البحث على طلب العلم)

تحقیق السند:

1: قال المناوى: هو حديث صحيح. (فيض القدير: ج 4 ص 504)

2: قال ابن الملقن: هذا الحديث صحيح (الهدر الميزان: ج 7 ص 687)

3: قال الهيثمي: رجاله موثقون (مجمع الزوائد: ج 1 ص 335)

تقلید شخصی کے دلائل

آیت کریمہ:

﴿وَاتَّبِعْ سَبِيلَ مَنْ أَنَابَ إِلَيَّ﴾ (لقمان: 15)

﴿وَاتَّبِعْ سَبِيلَ مَنْ أَنَابَ إِلَيَّ﴾ أى اتبع دين من أقبل إلى طاعتي وهو النبي صلى الله عليه وسلم وأصحابه وقيل من أناب

إلى يعنى أبا بكر الصديق. (تفسير الخازن ج 3 ص 471)

فائدہ: سبیل صیغہ واحد ہے، جو کہ تقلید شخصی پر دال ہے۔

احادیث مبارکہ:

حدیث نمبر 1:

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَتَتْ أُمَّةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهَا أَنْ تَرْجِعَ إِلَيْهِ قَالَتْ أَرَأَيْتَ إِنْ جِئْتُ وَلَمْ أَجِدْكَ كَلِمَةً تَقُولُ الْمَوْتَ قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ لَمْ تَجِدِيْنِي فَأْتِيْ أَبَا بَكْرٍ.

(صحیح البخاری ج 1 ص 516 باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم لو كنت متخذاً خليلاً)

حدیث نمبر 2:

عَنْ هُرَيْثِ بْنِ شُرْحَبِيلٍ قَالَ سُئِلَ أَبُو مُوسَى عَنْ بِنْتٍ وَابْنَةٍ ابْنٍ وَأُخْتٍ فَقَالَ لِبِنْتِ النَّصْفِ وَلِلْأُخْتِ النَّصْفُ وَأْتِ ابْنَ مَسْعُودٍ فَسَيِّئًا بَعْنِي فَسُئِلَ ابْنُ مَسْعُودٍ وَأُخْبِرَ بِقَوْلِ أَبِي مُوسَى فَقَالَ لَقَدْ ضَلَلْتُ إِذَا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُهْتَدِينَ أَقْضَى فِيهَا بِمَا قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْبِنْتِ النَّصْفُ وَلِلْبِنْتِ ابْنِ السُّدُسِ تَكْمِلَةَ الثَّلَاثِينَ وَمَا بَقِيَ فَلِلْأُخْتِ فَأَتَيْنَا أَبَا مُوسَى فَأُخْبِرْنَا بِقَوْلِ ابْنِ مَسْعُودٍ فَقَالَ لَا تَسْأَلُونِي مَا دَامَ هَذَا الْحَبْرُ فِيكُمْ. (صحیح البخاری ج 2 ص 997 باب الميراث ابنة ابن مع ابنة)

حدیث نمبر 3:

عَلِيُّ بْنُ رَبَاحٍ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ خَطَبَ النَّاسَ فِي الْجَابِيَةِ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثَمَى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُسْأَلَ عَنِ الْقُرْآنِ فَلْيَأْتِ أَبِي بِنِ كَعْبٍ، وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُسْأَلَ، عَنِ الْفَرَائِضِ فَلْيَأْتِ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ، وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُسْأَلَ، عَنِ الْفِقْهِ فَلْيَأْتِ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ، وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُسْأَلَ، عَنِ الْمَالِ فَلْيَأْتِنِي فَإِنَّ اللَّهَ جَعَلَنِي خَازِنًا وَقَائِمًا.

(مصنف ابن ابی شیبہ: ج 17 ص 484 باب ما قالوا لئن يبدا به في الاعطية، اسنادہ صحیح)

نمبر ۲: تقلید پر ہونے والے شبہات کے جوابات

شبہ نمبر 1: قرآن کریم میں ہے: الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتَمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا. (المائدہ: 3)

توجہ دین مکمل ہو گیا تو تقلید کی کیا ضرورت ہے؟ نیز فقہ حنفی تکمیل دین کے خلاف ہے۔

جواب:

1: مراد اصول کی تکمیل ہے۔

2: تکمیل کا عرفی معنی مراد ہے، جس طرح کے ایوم کا عرفی معنی مراد ہے۔

3: اگر تکمیل ہو گئی تو جو آیات اس کے بعد نازل ہوئیں اور جو ارشادات پیغمبر علیہ السلام نے فرمائے کیا وہ دین کا حصہ نہیں ہوں گے!؟

شبه نمبر 2: قرآن کریم میں لفظ ”تقلید“ نہیں، اگر تقلید واجب ہوتی تو یہ لفظ قرآن میں ضرور ہوتا۔

جواب: قرآن مجید میں ”تقلید“ کا لفظ نہیں تقلید کا معنی ہے، جس طرح ”توحید“ کا لفظ نہیں توحید کا معنی ہے۔ جب فن ایجاد ہوتا ہے تو اصطلاحات ایجاد ہوتی ہیں جس طرح اصطلاحات نحو و صرف وغیرہ۔

شبه نمبر 3: قرآن کریم کی کئی آیات میں بڑوں کی تقلید سے روکا گیا اور اس کی مذمت کی گئی ہے۔ مثلاً

1: وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ اتَّبِعُوا مَا أَنْزَلَ اللَّهُ قَالُوا بَلْ نَتَّبِعُ مَا أَلْفَيْنَا عَلَيْهِ آبَاءَنَا (البقرة: 170)

2: وَقَالُوا رَبَّنَا إِنَّا أَطَعْنَا سَادَتَنَا وَكُبَرَاءَنَا فَأَضَلُّونَا السَّبِيلًا (الاحزاب: 67)

جواب:

[۱]: پوری آیت یوں ہے:

﴿وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ اتَّبِعُوا مَا أَنْزَلَ اللَّهُ قَالُوا بَلْ نَتَّبِعُ مَا أَلْفَيْنَا عَلَيْهِ آبَاءَنَا أُولَٰئِكَ كَانَ أَبَاؤُهُمْ لَا يَعْقُلُونَ شَيْئًا وَلَا يَهْتَدُونَ﴾

اس سے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ آباء و اجداد اگر علم و فہم سے عاری اور راہ ہدایت سے بھٹکے ہوئے ہوں تو ان کے راستے کی اتباع مذموم ہے جبکہ ائمہ اربعہ رحمہم اللہ علم و عقل سے منصف اور راہ ہدایت پر تھے۔

[۲]: تقلید کی دو قسمیں ہیں: 1: تقلید محمود 2: تقلید مذموم

قرآن و حدیث سمجھنے کے لیے آباء کی بات ماننا یہ تقلید ”محمود“ ہے اور قرآن و حدیث کے مقابلے میں آباء کی بات ماننا یہ تقلید ”مذموم“ ہے۔ اس طرح کی آیات میں تقلید مذموم کی تردید کرتی ہیں نہ کہ تقلید محمود کی۔

شبه نمبر 4: کیا تقلید خیر القرون میں تھی؟ اگر تھی تو کس امام کی تھی؟

جواب: اعلام الموقعین میں علامہ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے تقریباً 130 حضرات مجتہد تھے، باقی ان کے بتائے ہوئے اجتہادی مسائل کی تقلید کرتے تھے۔

شبه نمبر 5: قرآن کریم میں ہے: هُوَ سَمَّاكُمْ الْمُسْلِمِينَ مِنْ قَبْلُ وَفِي هَذَا (الحج: 78) تم کہتے ہو ہم حنفی شافعی وغیرہ ہیں۔

جواب:

[1]: کفار کے مقابلے میں ہم ”مسلمان“، اہل بدعت کے مقابلے میں ہم ”اہلسنت والجماعت“ اور اجتہادی اختلاف میں ہم ”حنفی“ ہیں۔ جس طرح بیرون ملک میں ہم پاکستانی ہیں اور اندرون ملک میں پنجابی، سندھی، بلوچی، اور صوبائی سطح پر ضلع وغیرہ کا نام۔ تو قرآن مجید میں ”مسلمین“ بمقابلہ ”کافرین“ ہے نہ کہ بمقابلہ حنفی و شافعی۔

[2]: اگر خود کو حنفی کہنا غلط ہے تو محمدی، سلفی، اثری کیوں کہتے ہو!

شبه نمبر 6: ایک مسئلہ میں چار ائمہ کا اختلاف ہو جائے تو چاروں حق پر کیسے ہوتے ہیں؟ حالانکہ حق ایک ہوتا ہے۔

جواب:

[۱]: یہ حق بمقابلہ ”خطا“ ہے نہ کہ بمقابلہ ”باطل“ جس میں حق پر اجران اور خطا پر اجرو احد ملتا ہے۔ کما جاء فی الحدیث:

عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا حَكَمَ الْحَاكِمُ فَاجْتَهَدَ ثُمَّ أَصَابَ فَلَهُ أَجْرَانِ وَإِذَا

حَكَمَ فَاجْتَهَدَ ثُمَّ أَخْطَأَ فَلَهُ أَجْرٌ (صحیح البخاری: باب أجرة الحاكم إذا اجتهد فأصاب أو أخطأ)

[۲]: عند اللہ حق ایک ہے اور عند الناس چاروں حق ہیں۔ مثال: تحری قبلہ۔

[۳]: یہ اختلاف اجتہادی مسائل میں ہے جو معیوب نہیں۔ اسکی مثالیں:

مثال 1: وَذَاوُودَ وَسُلَيْمَانَ إِذْ يَحْكُمَانِ فِي الْحَرْثِ إِذْ نَفَشَتْ فِيهِ غَنَمُ الْقَوْمِ وَكُنَّا لِحُكْمِهِمْ شَاهِدِينَ. فَفَهَّمْنَاهَا سُلَيْمَانَ وَكُلًّا آتَيْنَا حُكْمًا وَعِلْمًا. (الانبیاء: 78، 79)

مثال 2: غزوہ خندق کے موقع پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْأَحْزَابِ لَا يُصَلِّيَنَّ أَحَدٌ الْعَصْرَ إِلَّا فِي بَيْتِي فَرِيظَةَ فَأَذْرَكَ بَعْضُهُمُ الْعَصْرَ فِي الطَّرِيقِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا نُصَلِّي حَتَّى نَأْتِيَهَا وَقَالَ بَعْضُهُمْ بَلْ نُصَلِّي لَمْ يُرِدْ مِنَّا ذَلِكَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُعْتَفَ وَاحِدًا مِنْهُمْ. (صحیح البخاری: ج 2 ص 591 باب مرجع النبی صلی اللہ علیہ وسلم من الاحزاب وخرجه الی بنی قریظۃ الخ)

مثال 3: عن أبي سعيد: أن رجلين تيمما وصليا ثم وجدا ماء في الوقت فتوضأ أحدهما وعاد لصلاته ما كان في الوقت ولم يعد الآخر فسألا النبي صلى الله عليه وسلم فقال للذي لم يعد أصبت السنة وأجزأتك صلاتك وقال للآخر أما أنت فلك مثل سهم جمع. (سنن النسائي ج 2 ص 74، 75 باب التيمم لمن بجد الماء بعد الصلوة)

شبه نمبر 7: فقہ حنفی کے بہت سارے مسائل ایسے ہیں جن میں امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے اختلاف کیا ہے۔

جواب:

[۱]: ایک مجتہد دوسرے مجتہد سے اختلاف کرے یہ جائز ہے جس طرح حضرت داؤد اور حضرت سلیمان علیہما الصلوٰۃ والسلام کا اجتہادی اختلاف۔ غیر مجتہد کا مجتہد سے اختلاف کرنا جائز نہیں۔

[۲]: امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کا قول حقیقت میں امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہی ہوتا ہے۔ چنانچہ علامہ شامی رحمہ اللہ نے رد المحتار کے مقدمہ میں فرمایا کہ ایک مسئلہ میں امام صاحب کا ایک قول ہو اور آپ کے شاگردوں کا کوئی دوسرا قول اس کے خلاف ہو تو وہ شاگردوں کا قول دراصل آپ ہی کا قول ہوتا ہے، شاگردوں کی طرف نسبت محض رائے کی موافقت کی وجہ سے ہوتی ہے۔ علامہ شامی رحمہ اللہ کے الفاظ یہ ہیں:

قَالَ فِي الْوَلَوِ الْجَيِّتَةِ مِنْ كِتَابِ الْجُنَائِيَاتِ قَالَ أَبُو يُوْسُفَ: مَا قُلْتُ قَوْلًا خَالَفْتُ فِيهِ أَبَا حَنِيفَةَ إِلَّا قَوْلًا قَدْ كَانَ قَالَهُ...

وَفِي آخِرِ الْحَاوِي الْقُدْسِيِّ: وَإِذَا أَخَذَ بِقَوْلٍ وَاحِدٍ مِنْهُمْ يَعْلَمُ قَطْعًا أَنَّهُ يَكُونُ بِهِ أَخَذًا بِقَوْلِ أَبِي حَنِيفَةَ، فَإِنَّهُ رَوَى عَنْ جَمِيعِ أَصْحَابِهِ مِنَ الْكِبَارِ كَلْبِي يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ وَزُفَرَ وَالْحَسَنِ أَنَّهُمْ قَالُوا: مَا قُلْنَا فِي مَسْأَلَةِ قَوْلًا إِلَّا وَهُوَ رَوَيْتَنَا عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَقْسَمُوا عَلَيْهِ أَنَّهُمَا غَلَا ظًا فَلَمْ يَتَّحَقَّقْ إِذَا فِي الْفِقْهِ جَوَابٌ وَلَا مَذْهَبٌ إِلَّا لَهُ كَيْفَ مَا كَانَ.

(رد المحتار: ج 1 ص 159 مطلب صحیح عن الامام انه قال اذا صح الحديث فهو مذہبی)

شبه نمبر 8: قرآن کریم میں ہے: وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا (الحشر: 7)

اگر تقلید بھی ضروری ہوتی تو اس میں مجتہدین کی بات ماننے کا بھی حکم ہوتا۔

جواب:

1: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ الْآيَةَ (النساء: 59) اور وَاتَّبِعْ سَبِيلَ مَنْ أَنْتَ إِلَى (لقمان: 15) میں مجتہدین کی بات ماننے کا بھی حکم ہے۔

2: نیز جس پیغمبر کی بات ماننے کا حکم اسی آیت میں ہے اسی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ:
 عن علی قال قلت: یا رسول اللہ ان نزل بنا أمر لیس فیہ بیان أمر ولا نہی فما تأمرنا قال تشاورون الفقہاء والعابدین
 ولا تمضوا فیہ رأی خاصۃ (البعث الاوسط للطبرانی: ج 1 ص 441 رقم الحدیث 1618)

شبہ نمبر 9: قرآن کریم میں ہے: **وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا** (آل عمران: 103) چارائمه نے دین کو چار ٹکڑوں میں بانٹ دیا ہے، ایک اسلام کو چار حصوں میں تقسیم کر دیا۔ یہ تقسیم تقلید ہی کا ثمرہ ہے۔

جواب: تمام ائمہ کی منزل مقصود اسلام ہے۔ یہ چار فقہیں تو بمنزلہ راستہ کے ہیں۔ منزل تک پہنچنے کے چار راستے ہیں۔ نیز اگر ان چارائمه کی تقلید سے آزادی دیدی جائے تو پھر ہر بندہ مستقل فرقہ ہوگا۔

شبہ نمبر 10: کیا قرآن و حدیث میں ان چارائمه کی متعلق کہا گیا ہے کہ ان کی تقلید کرو؟

جواب:

1: نفس تقلید کا حکم ہے جو بھی مجتہد میسر ہو جیسے جماعت کا حکم ہے جو بھی امام میسر ہو، قراءت کا حکم ہے جو بھی قاری میسر ہو۔

2: ایک امام کے پیچھے نماز پڑھنے کا حکم کہاں ملا ہے اور سات قراتوں میں سے ایک قرات پر تلاوت کرنے کا حکم کہاں ہے؟

شبہ نمبر 11: ان چارائمه سے پہلے لوگ کس کے مقلد تھے؟

جواب: مکہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی، مدینہ میں حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی، کوفہ میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی، بصرہ میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کی اور یمن میں حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کی تقلید ہوتی تھی۔ اس دور میں مقلد تھے تقلید کا لفظ نہیں تھا۔

شبہ نمبر 12: جب مجتہدین کئی گزرے ہیں تو تقلید ان چارہی کی کیوں؟

جواب: قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے تقلید کا حکم دیتے ہوئے فرمایا: **وَاتَّبِعْ سَبِيلَ مَنْ أَنَابَ إِلَيَّ**۔ (لقمان: 15)

اتباع سبیل کیلئے علم سبیل ضروری ہے اور ائمہ اربعہ کے علاوہ کسی مجتہد کے مسائل جزئیات و فروعات مدون نہیں۔

شبہ نمبر 13: ان چار میں سے صرف ایک ہی کی تقلید کیوں؟

جواب: تاکہ مذہبی آزادی کے نام پر فساد نہ ہو اور عبادات میں خلل نہ آئے۔ مثال ایک بندہ کے جسم سے خون نکل آئے اور وہ کہے کہ میں اس مسئلے میں امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا قول لیتا ہوں، اسکے بعد عورت کو چھوئے اور کہے کہ میں اس مسئلے میں امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا قول لیتا ہوں۔

شبہ نمبر 14: ان چارائمه میں سے صرف امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی تقلید کیوں کرتے ہو جبکہ حق سب کو کہتے ہو؟

جواب:

1: امام صاحب نے صحابہ رضی اللہ عنہم کو دیکھا، روایات سنی۔

2: آپ کی فقہ شوری ہے۔

3: آپ مدون اول ہیں۔

4: آپ عجمی ہونے کے ساتھ ماہر عربی ہیں۔

5: عرب و عجم کے سنگم ”کوفہ“ میں ہیں۔

شبه نمبر 15: شیخ الہند مولانا محمود حسن دیوبندی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

والانصاف ان الترجیح للشافعی فی هذه المسئلة ونحن مقلدون بحب علینا تقلید امامنا ابی حنیفة. (تقریر ترمذی: ص 36)

جواب:

- 1: حق کبھی بمقابلہ باطل ہوتا ہے اور کبھی بمقابلہ خطاء، یہاں بمقابلہ خطاء ہے جس میں ایک اجر ضرور ہے۔
- 2: عقیدت میں اجر کو اجر ان پر ترجیح دی ہے۔ مثال مسجد حرام میں ایک نماز کا ثواب ایک لاکھ نماز کے برابر ہے اور مسجد نبوی میں پچاس ہزار نماز کے برابر۔ لیکن بندہ مسجد نبوی میں جاتا ہے اور عقیدت کی وجہ سے اجر ان کو چھوڑ دیتا ہے۔

شبه نمبر 16: غیر مقلدین کہتے ہیں کہ شوافع بھی رفع یدین کرتے ہیں ہم بھی کرتے ہیں، آپ کہتے ہیں کہ شوافع کو اجر ملے گا غیر مقلدین کو نہیں ملے گا۔ رفع یدین تو دونوں کا ایک ہے، ایک درست دوسرا غلط کیوں؟

جواب:

- 1: ماہر غیر ماہر کا فرق ہے۔ مثلاً ایک ڈاکٹر ماہر ہے اور ایک عطائی ہے۔ اگر ماہر آپریشن کرے اور مریض ٹھیک ہو جائے تو اس کے لیے اجر ان ہیں اور اگر ٹھیک نہ ہو تو اجر کا مستحق بہر حال ہے بخلاف عطائی کے کہ اگر اس کا آپریشن ناکام ہو جائے تو اس کو سزا ملتی ہے اور اگر ٹھیک بھی ہو جائے تب بھی قابل گرفت ہے۔ یہی حال شوافع اور غیر مقلدین کا ہے۔ شوافع ماہر مجتہد کے اجتہاد پر عمل پیرا ہیں جن کے لیے اجر تو بہر حال ہے اور غیر مقلدین کا مسئلہ اگر ظاہر اشوافع سے ملتا ہے لیکن عطائی ڈاکٹر کی طرح قابل مواخذہ ہیں۔
- 2: شوافع دیانت دار ہیں جبکہ غیر مقلد بد دیانت ہیں۔

اصول: ایک مسئلہ میں دو حدیثیں ہوں اور فیصلہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرمائیں تو مسئلہ حدیث کا اور فیصلہ نبی کا ورنہ مسئلہ فقہ کا اور فیصلہ مجتہد کا۔

شبه نمبر 17: احناف حضرات کہتے ہیں رفع یدین منسوخ ہے۔ جب منسوخ ہے تو شوافع کو منسوخ پر عمل کرنے سے اجر کیوں ملتا ہے؟

جواب: منسوخ کی دو قسمیں ہیں: (1) منسوخ منصوص، (2) منسوخ اجتہادی

منسوخ منصوص: جیسے کنت نہیتکم عن زیارة القبور فزورواھا (سنن ابن ماجہ ص 112 باب ماجاء فی زیارة القبور)

منسوخ اجتہادی: جیسے الوضوء مما مست النار۔

اگر منسوخ منصوص ہو تو عمل کرنے پر اجر نہیں، اگر اجتہادی ہو تو دو شرطوں کے ساتھ اجر ہے:

1: عمل کرنے والا مجتہد ہو 2: مقلد ہو

شبه نمبر 18: فقہ بدعت ہے کیونکہ بعد کی پیداوار ہے۔

جواب: دور نبوت میں موجود تھی مگر ظاہر امام صاحب کے دور میں ہوئی۔

نمبر ۴: ترک تقلید کے نقصانات

دنیاوی: تقلید نہ کریں تو دنیا میں دین پر عمل کی توفیق نہیں ہوتی۔

- 1: بیمار کو خون دینا قرآن و حدیث میں نہیں ہے، تقلید کرے گا تو ایمان جائے گا نہ کرے گا تو باپ جائے گا۔
- 2: ٹیلی فون پر نکاح قرآن و حدیث میں نہیں، تقلید کرے گا تو ایمان جائے گا نہ کرے گا تو جان (لڑکی) جائے گی۔

قبر:

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعَبْدُ إِذَا وُضِعَ فِي قَبْرِهِ وَتُوِيَ وَذَهَبَ أَصْحَابُهُ حَتَّى إِنَّهُ لَيَسْمَعُ قَرَعَ نِعَالِهِمْ أَتَاهُ مَلَكَانِ فَأَقْعَدَاهُ فَيَقُولَانِ لَهُ مَا كُنْتَ تَقُولُ فِي هَذَا الرَّجُلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولُ أَشْهَدُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ وَرَسُولَهُ فَيُقَالُ انظُرْ إِلَى مَقْعَدِكَ مِنَ النَّارِ أَبَدَكَ اللَّهُ بِهِ مَقْعَدًا مِنَ الْجَنَّةِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَرَاهُمَا جَمِيعًا وَأَمَّا الْكَافِرُ أَوْ الْمُنَافِقُ فَيَقُولُ لَا أَدْرِي كُنْتُ أَقُولُ مَا يَقُولُ النَّاسُ فَيُقَالُ لَا دَرَيْتَ وَلَا تَلَيْتَ ثُمَّ يُضْرَبُ بِمِطْرَقَةٍ مِنْ حَدِيدٍ صَرْبَةً بَيِّنَةً أَدْنِيهِ فَيَصِيحُ صَيْحَةً يَسْمَعُهَا مَنْ يَلِيهِ إِلَّا الثَّقَلَيْنِ (صحیح البخاری ج 1 ص 178 باب الميت یسمع خفق النعال)

قوله لَا دَرَيْتَ وَلَا تَلَيْتَ اى لا علمت بنفسك بالاستدلال ولا تلوت القرآن او المعنى لا اتبعت العلماء بالتقليد فيما يقولون (حاشیة صحیح البخاری: ج 1 ص 178)

اخرى عذاب وعتاب:

قال الله تعالى: وَقَالُوا لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ أَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِي أَصْحَابِ السَّعِيرِ (سورة الملك: 10)

حضرت شاہ عبد العزیز محدث دہلوی (م 1239ھ) فرماتے ہیں: بعض حضرات مفسرین کرام نے نسمع کو تقلید پر اور نعقل کو تحقیق و اجتہاد پر محمول کیا ہے۔ ان دونوں لفظوں سے یہی مراد ہے کہ یہ دونوں نجات کے ذریعے ہیں۔ (تفسیر عزیز اردو ج 3 ص 23)

تقلید شخصی کو ترک کرنے کے نقصانات:

ووجهه انه لو جاز اتباع أى مذهب شاء لا فضى إلى ان يلتقط رخص المذاهب متبعاً هواه ويتخير بين التحليل والتحریم والوجوب والجواز وذلك يؤدي إلى انحلال ربقة التكليف بخلاف العصر الاول فانه لم تكن المذاهب الوافية بأحكام الحوادث مهذبة وعرفت: فعلى هذا يلزمه ان يجتهد في اختيار مذهب يقلده على التعيين.

(المجموع شرح المہذب ج 1 ص 498، 499 فصل۔ فی آداب المستفتی و صفتہ و احکامہ)

اب اگر تقلید مطلق کا دروازہ کھول دیا جائے اور لوگ مجتہدین کے ایسے ایسے مسائل تلاش کر کے ان کی تقلید شروع کر دیں تو اس کا نتیجہ بلاشبہ وہی ہو گا جسے علامہ نووی رحمہ اللہ نے شرعی احکام کی پابندیوں کے بالکل اٹھ جانے سے تعبیر کیا ہے۔ مثلاً:

[1]: امام احمد بن حنبل اور امام اسحاق بن راہویہ کے نزدیک اونٹ کا گوشت کھانے سے وضوء ٹوٹ جاتا ہے۔

(شرح مسلم للنووی: ج 1 ص 158 باب الوضوء من الحوم الاابل)

جبکہ احناف کے ہاں وضوء نہیں ٹوٹتا۔

[2]: امام شافعی کے نزدیک (ایک قول کے مطابق) بیوی کو مطلقاً ہاتھ لگانے سے وضوء ٹوٹ جاتا ہے۔ (بذل الجہود للسہار نفوری: ج 1 ص 107)

جبکہ احناف کے ہاں نہیں ٹوٹتا۔

[3]: جسم سے خون نکل کر بہہ پڑے تو احناف کے نزدیک وضوء ٹوٹ جاتا ہے جبکہ امام مالک اور امام شافعی کے نزدیک وضوء نہیں ٹوٹتا۔

(بذل الجہود: ج 1 ص 121)

[4]: امام احمد بن حنبل کے نزدیک ذکر کو ہاتھ لگانے سے وضوء ٹوٹ جاتا ہے۔

(الحاشیة الشریفیة علی مشکوٰۃ للسید الشریف الجرجانی: ج 1 ص 277 مکتبۃ البشری)

جبکہ احناف کے ہاں وضوء نہیں ٹوٹتا۔

[5]: احناف کے ہاں نماز میں قہقہہ لگانے سے وضوء ٹوٹ جاتا ہے جبکہ شوافع کے ہاں نہیں ٹوٹتا۔ (المعتقی شرح الموطا لابن الولید الباجی: ج 1 ص 51)